21376 ـ اذان کا طریقہ

سوال

نماز باجماعت سے قبل تکبیر (اس سے اذان مقصود ہے) کیسے کہے، کونسے کلمات کہنا ہونگے؟
کیا ہر کلمہ ایک بار کہنا ہی کافی ہے، میرے لیے یہ معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اذان میں ایک سے زیادہ طریقہ ثابت ہے، ان سب طریقوں پر عمل کرنا مسنون ہے، تا کہ سنت کو زندہ کیا جا سکے اور نزاع و اختلاف پیدا نہ ہو، کیونکہ اگر ایک ہی طریقہ سے اذن کہی جائیگی تو کم علمی یا پھر مذہبی تعصب کی بنا پر اختلاف پیدا ہو گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

سنت نبویہ میں جو بھی اذان کا طریقہ وارد ہے وہ جائز ہے، بلکہ اگر تشویش اور فتنہ پیدا نہ ہو تو کبھی اس طریقہ پر اور کبھی دوسرے طریقہ کے مطابق اذان ہونی چاہیے.

چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک اذان کے سترہ جملے ہیں، دو بار شروع میں اللہ اکبر، اور ترجیع ۔ یعنی شہادتین اشھد ان لا الہ الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ کو دو بار کہے، ایک بار پست آواز سے اور دوسری بار بلند آواز سے۔.

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک انیس جملے ہیں ابتدا میں چار بار اللہ اکبر اور ترجیع یعنی شھادت ڈبل کہے.

یہ سب طریقہ سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، چنانچہ اگر آپ اس طرح اذان دیں تو یہ بھی بہتر ہے، اور کبھی دوسرے طریقہ سے اذان دیں تو بھی بہتر ہے.

اور قاعدہ و اصول یہ ہے کہ: جو عبادات کئی ایک طرح سے ثابت ہوں یعن ان میں تنوع ہو تو انسان کو ان سب طریقہ پر عمل کرنا چاہیے"

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 51 ـ 52).

امام احمد اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ تعالی کا مسلک یہ ہے کہ اذان میں پندرہ جملے ہیں، جو کہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی اذان ہے.

امام مالك اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کی دلیل:

ابو محذورہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اذان سکھائی:

" اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

َأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دوبارہ بلند اور لمبی آواز کے ساتھ پھر یہ کلمات کہو:

َأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ) دو بار

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ) دو بار

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں)

صحیح مسلم حدیث نمبر (379).

یہ حدیث امام مالك اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کی دلیل ہے، کیونکہ اس میں شروع میں تکبیر دو طرح سے وارد ہے، امام مالك کے مسلك کے مطابق دو بار، اور امام شافعی کے مسلك کے مطابق چار بار.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

صحیح مسلم میں حدیث اسی طرح ہے، اکثر اصل نسخوں میں شروع میں تکبیر دو بار ہی ہے، اور مسلم کے علاوہ دوسری کتب حدیث میں چار بار اللہ اکبر وارد ہے.

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: صحیح مسلم کے بعض فارسی طرق میں اللہ اکبر چار بار وارد ہے...

اور امام شافعی اور ابو حنیفہ، اور امام احمد اور جمہور علماء کرام نے چار بار ہی اللہ اکبرکہنا قرار دیا ہے، لیکن امام مالك رحمہ اللہ تعالی اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے اللہ اکبر دو بار کہنا قرار دیتے ہیں. اھـ

امام ابو حنیفہ اور امام احمد رحمہما اللہ کی دلیل:

عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کے وقت جمع کرنے کے لیے ناقوس بنانے کا حکم دیا تو میرے پاس خواب میں ایك شخص آیا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا میں نے کہا: اے اللہ کے بندے کیا تم یہ ناقوس فروخت کروگے ؟

تو اس نے جواب دیا: تم اسے خرید کر کیا کرو گے ؟ میں نے جواب دیا: ہم اس کے ساتھ نماز کے لیے بلایا کرینگے، تو وہ کہنے لگا: کیا میں اس سے بھی بہتر چیز تمہیں نہ بتاؤں ؟

تو میں نے اس سے کہا: کیوں نہیں، وہ کہنے لگا:

تم یہ کہا کرو:

" اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں)

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ کچھ ہی دور گیا اور کہنے لگا:

اور جب تم نماز کی اقامت کہو تو یہ کلمات کہنا:

" اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ (یقینا نماز کھڑی ہو گئی)

قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ (یقینا نماز کھڑی ہو گئی)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں).

عبد اللہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں چنانچہ جب صبح میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو اپنی خواب بیان کی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ خواب حق ہے، تم بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ کھڑے ہو کر اسے اپنی خواب بیان کرو، اور وہ اذان کہے، کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے.

چنانچہ میں بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور انہیں کلمات بتاتا رہا اور وہ ان کلمات کے ساتھ اذان دینے لگے، جب عمر رضی اللہ تعالی نے یہ اپنے گھر میں سنے تو وہ اپنی چادر کھینچتے ہوئے چلے آئے اور کہنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، میں نے بھی اسی طرح کی خواب دیکھی ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الحمد للہ "

سنن ابو داود حدیث نمبر (499) ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (1 / 191) میں اور ابن حبان نے صحیح ابن حبان (4 / 572) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور امام ترمذی نے اس کی تصحیح امام بخاری رحمہ اللہ تعالی سے نقل کی ہے، جیسا کہ سنن بیھقی (1 / 390) میں ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اور اگر ایسے ہی ہے تو اہل حدیث اور ان کی موافقت کرنے والوں کا مسلك صحیح ہے، وہ یہ کہ اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ثابت شدہ چیز کو جائز قرار دینا، وہ اس میں سے کسی چیز کو بھی ناپسند نہیں کرتے، جبکہ اذان اور اقامت کا طریقہ متنوع ہے، جیسا کہ قرآت اور تشہدات میں تنوع پایا جاتا ہے.

اور کسی شخص کے لیے بھی لائق نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے جو کچھ بھی مسنون کیا ہے اسے ناپسند کرے، لیکن وہ شخص جس کی حالت اختلاف اور تفرقہ تك پہنچ جائے حتی کہ وہ اسی بنا پر دوستی و دشمنی کرنے لگے، اور اس طرح کے مسائل جسے اللہ تعالی نے جائز قرار دیا ہے پر لڑنا اور قتال کرنے لگے، جیسا کہ بعض مشرقی لوگ کرتے ہیں تو یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے، ....

اس طرح کے مسائل میں سنت پر مکمل عمل اس طرح ہو سکتا ہے کہ کبھی اس پر عمل کیا جائے اور کبھی اس پر، اور ایك جگہ ایك طریقہ تو دوسری جگہ دوسرا طریقہ؛ کیونکہ سنت میں وارد شدہ طریقہ ترك کرنا اور اس کے علاوہ دوسرے طریقہ پر ہی عمل پیرا رہنا سنت کو بدعت اور مستحب کو واجب کرنے کا باعث بن سکتا ہے، اور جب کچھ دوسرے لوگ دوسرا طریقہ اختیار کریں تو یہ کام تفرقہ اور اختلاف تك لے جانے کا باعث ہے.

اس لیے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ سب اصول و قواعد کا خیال رکھے جس میں کتاب و سنت پر عمل ہوتا ہے، اور خاص کر نماز باجماعت کے مسئلہ میں...

اذان میں امام مالك اور امام شافعی نے ترجیع (یعنی اشھد ان لا الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ کو دوبارہ کہنا) اختیار کی ہے، لیکن امام مالك اللہ اکبر دو بار اور امام شافعی اللہ اکبر چار بار کہنے کے قائل ہے.

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسے اختیار نہیں کیا، لیکن امام احمد رحمہ اللہ تعالی کے ہاں یہ دونوں ہی سنت ہیں، لیکن اس کا ترك کرنا انہیں زیادہ پسند ہے، کیونکہ یہ اذان بلال رضی اللہ تعالی عنہ ہے.

اور امام مالك و شافعی و امام احمد اقامت کے کلمات اکہرے کہنے کے قائل ہیں، اس کے باوجود وہ کہتے ہیں: دو اور تین بار کہنا سنت ہے، اور ابو حنیفہ و امام شافعی و امام احمد قد قامت الصلاۃ کے الفاظ دو بار کہنے کے قائل ہیں، لیکن امام مالك رحمہ اللہ نہیں. واللہ اعلم.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (22 / 66 ـ 69).

واللہ اعلم .